مسلسل

بلوچستان کا ذکری مذہب اور اسکی تاریخ

جناب عبدالمجید قیصر قندی

بلیدی اور گچکی خاندان اور ذکری مذہب

مکران میں یہ پہلا خاندان ہے جس نے ذکری مذہب قبول کرکے اور اس کی تبلیغ کی۔ ہمیں ذکری مذہب کا ثبوت سب سے پہلے اسی خاندان میں ملتا ہے۔ اس خاندان کا اوّلین رہنما ابوسعید تھا جسے ذکری حضرات حضرت غازی ابوسعید کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یاران مہدی میں شمار کرتے ہیں۔

بلیدیوں سے قبل اس خطہ پر ملک خاندان کی حکومت تھی۔ جناب عبدالرحیم صابر لکھتے ہیں " ملک مرزا ملک خاندان کا سب سے بڑا بہادر شخص تھا۔ ۱۰۳۳ھ (۱۶۲۳ء) میں ملک مرزا ملک اختیارالدین کے دربار میں گیا جس کو اُس نے بمپور کا علاقہ دے دیا۔ ۱۰۳۴ھ (۱۶۲۴ء) میں ملک مرزا نے زیر حکم اختیارالدین بغداد پہ حملہ کی تیاری کی۔ اس فوج میں اکثر کیچ مکران کے لوگ تھے۔ ملک خاندان کا یہ آخری طاقت ور حکمران تھا۔ چونکہ اس کے جانشین بہت کمزور تھے اس لیے ان کی جگہ بلیدیوں نے لے لی"۔

(مکران تاریخ کے آئینہ میں ص۳۴)

سترھویں صدی عیسوی میں مکران کا ملک خاندان باہمی خانہ جنگی اور نا اتفاقی کا شکار ہوگیا۔ ان کی اس نا اتفاقی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ابوسعید بلیدی نے گچکیوں کو اپنا ہمنوا بنا کر ملک مرزا کو قتل کردیا۔

آخوند محمد صدیق اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

" بوسعید از ملک عرب آمده در ملک بلیده نشست و همراه مردم گچکیها مشورت نمود و یک اتفاق شده که مرزا را بقتل رسانیم و ملک را باهم چنان قسمت نمایم و ملک کیچ از من بوسعید و ملک پنجگور از شما گچکی ها۔ بهمین سخن بهم عهد وفا نموده و ملک مرزا را کشته وبعد خود را استوار شدند"۔

(بحوالہ تاریخ بلوچستان ص۶۵۲ از رائے بہادر لالہ ہتورام)

ابوسعید بلیدی عرب سے آیا تھا یا اور کہیں سے یا اسی مکران کا باشندہ تھا ہمیں اس سے بحث نہیں

بتاتا یہ ہے کہ ۱۰۳۵ھ کے بعد کے سالوں میں سترھویں صدی عیسوی میں ابوسعید بلیدی نے گچکیوں کو اپنے ساتھ ملا کر ملک مرزا کو قتل کیا اور حسب وعدہ کیچ کا علاقہ اپنے پاس رکھا اور پنجگور کا علاقہ گچکیوں کے تصرف میں دے دیا۔

جناب عنقا صاحب لکھتے ہیں "بوسعید سے میر عیسیٰ نے مل کر ملک مرزا کو قتل کیا"۔ (بلوچی دُنیا۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

مکران میں بلیدیوں کے کل نو حکمران گزرے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) میر ابوسعید بلیدی (۲) شیخ شکر اللہ (۳) شیخ قاسم (۴) شیخ زہری (۵) شیخ حسین (۶) شیخ احمد (۷) شیخ عبداللہ (۸) شیخ قاسم ثانی اور (۹) شیخ بلال ۔ ان تمام حکمرانوں میں صرف آخری حکمران شیخ بلال مسلمان ہو گیا تھا۔ باقی تمام ذکری مذہب کے پابند تھے۔

شیخ بلال بلیدی شیخ قاسم ثانی کا چچا تھا اور گوادر کا امیر تھا۔ اکثر گوادر میں رہا کرتا تھا۔ کیچ کے قلعہ میں اُس نے اپنے بھتیجے شیخ قاسم ثانی کو بطور نمائندہ بٹھایا تھا۔ جب شیخ بلال مسلمان ہوا تو ملک دینار ولد مُلّا مراد گچکی کو جو ان دنوں ذکری مذہب کا خلیفہ تھا۔ شیخ بلال کی اس حرکت پر سخت غُصہ آیا اُس نے تمام ذکریوں کو اشتعال دے کر قلعہ کیچ پر حملہ کر دیا۔ شیخ قاسم ثانی ملک دینار کا مقابلہ نہ کر سکا سراسیمہ ہو کر گوادر بھاگ گیا۔

شیخ بلال نے اطلاع پا کر ایک مختصر جمعیت کے ساتھ کیچ پر حملہ کر دیا مگر ذکریوں سے شکست کھا کر تمپ بھاگ گیا۔ وہاں بھی ذکریوں نے اسے ٹکنے نہ دیا۔ مختصر لڑائی کے بعد پسپا ہو کر گوادر کی طرف بھاگا اور راستہ میں زخمی حالت میں ایک چشمہ پر ٹھہرا ہُوا تھا کہ ذکریوں نے تعاقب کرتے ہوئے اُسے جا لیا اور زخمی حالت میں اس کو شہید کیا۔ آج تک وہ چشمہ سردار بلال کے نام سے "سردار آپ" مشہور ہے۔

شیخ قاسم ثانی نے نادر شاہ سے امداد طلب کی تاکہ وہ اپنے چچا کے قتل اور بلیدیوں کی شکست کا بدلہ لے سکے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے اور گوادر میں نظر بند کر دیئے گئے اور اس کے خاندان کو وہاں سے جلاوطن کر دیا گیا۔ وہاں سے بلیدی گیبھ اور ایرانی مکران کے قصر قند چلے گئے۔ اس طرح ۱۷۴۰ء میں گچکی مکمل طور پر مکران کے سیاہ و سپید کے مالک بن گئے۔

بلیدی ۱۰۳۵ھ مطابق ۱۶۲۵ء کے بعد کے چند سالوں میں برسرِ اقتدار آئے اور ۱۷۴۰ء مطابق ۱۱۵۳ھ میں اُن کے اقتدار کا ستارہ غروب ہو گیا۔ تقریباً سو سال تک انہوں نے حکومت کی اور ساتھ ساتھ ذکری مذہب کی بھی تبلیغ کی۔

مذہبی عروج

ابوسعید بلیدی کے متعلق جس طرح کہا جاتا ہے کہ وہ سید محمد جونپوری کا بالواسطہ یا بلاواسطہ خلیفہ تھا اور ان علاقوں میں وہ مہدویت یا ذکریت کی تبلیغ کے لیے آیا تھا یا اس کو

بھیجا گیا تھا تو یقیناً حصولِ اقتدار کے بعد اس نے اور اس کے جانشینوں نے انتھک کوشش کی ہو گی کہ یہ مذہب دُوسرے قبائل تک پہنچے اور وہ اس جدید مذہب کے رنگ میں رنگے جائیں۔

جناب رحیم داد خاں مولائی شیدائی لکھتے ہیں "مسلسل ایک صدی کی تبلیغ سے بلوچ اور براہیوں کے بعض جرائد قبائل اس فرقہ میں شامل ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اس مذہبی تحریک نے سیاست کا جامہ پہن لیا اور اس فرقہ کا ڈنکا ایک کونے سے دُوسرے کونے تک بجنے لگا" (بحوالہ مہدوی تحریک ص ۴۶)

ذکری رہنما جناب عیسیٰ نوری لکھتا ہے "شیخ علائی اور عبداللہ نیازی کے دور میں ہندوستان میں جس طرح دین مہدی کی تبلیغ بڑے انہماک سے ہو رہی تھی۔ اسی زمانے میں بلوچستان میں اور خصوصاً مکران میں ذکری مبلغ دین مہدی کی تشہیر و تبلیغ میں محو و منہمک تھے اور بڑی تندہی سے اس کو پروان چڑھا رہے تھے ان کا دور سلیم شاہ افغانی کا دور تھا" (ذکری تاریخ کی روشنی میں ص ۳۵)

نیز ایک جگہ لکھتا ہے

"میاں مصطفیٰ گجراتی بھی مہدوی تھے اور ان کے دَور میں جیسا کہ ہندوستان میں مہدوی تحریک بام عروج پہ پہنچ چکی تھی اسی طرح ذکری تحریک عروج پر تھی" (ذکری تحریک تاریخ کی روشنی میں ص ۴۲)

عیسیٰ نوری نے اپنی کتاب میں ہندوستان کے مہدوی مبلغین کا نام اور سید محمد جونپوری کے خلفاء کا نام تو لکھا ہے لیکن مکران اور بلوچستان کے کسی بھی مبلغ کا نام اور اس کا کارنامہ درج نہیں کیا ہے۔ عیسیٰ نوری کم از کم دو چار نام لکھ دیتے کہ فلاں مبلغ نے فلاں کے دَور میں فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔ عیسیٰ نوری کی کتاب میں صرف مہدویوں کا کارنامہ درج ہے۔ ذکریوں کا نہیں۔ حالانکہ ذکریوں میں اور مہدویوں میں سخت مغایرت ہے۔ عیسیٰ نوری کو شہاب الدین یداللٰہی سربراہ فرقہ مہدویہ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ شکست خوردہ مہدوی ذکریوں کو اپنے ساتھ ملا کر سیاسی طور پر اپنی اعدادی قوت بڑھانا چاہتے ہیں۔ ورنہ ان میں اور مہدویوں میں تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔

فرقہ ذکریہ اور مہدویہ میں فرق

مہدوی محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اور ذکری محمد اٹکی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ مہدوی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں ذکری اُس کے مُنکر ہیں۔ مہدوی محمد عربیؐ کی شریعت کو مانتے ہیں۔ ذکری اس کے منکر ہیں۔ مہدوی قرآن مجید کو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر منزل مانتے ہیں اور قرآن میں "محمدؐ" سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت مراد لیتے ہیں اور ذکری اُس کے منکر ہیں۔ مہدوی، سید محمد جونپوری

انسان سمجھتے ہیں۔ ذکری اپنے مہدی کو انسان نہیں سمجھتے۔ مہدوی جونپوری کے والدین کا اقرار کرتے ہیں۔ ذکری مہدی کو ماں باپ سے پاک سمجھتے ہیں۔ مہدوی اس کے قائل ہیں کہ جونپوری انتقال کر گئے مگر ذکری اپنے مہدی کو زندہ خدا کے پاس عرش پر بیٹھا ہوا تسلیم کرتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ خدا عاشق اور مہدی اس کا معشوق ہے۔ مہدوی نماز کی فرضیت کے قائل ہیں۔ ذکری اُس کے منکر ہیں۔ مہدوی بشرط استطاعت حج بیت اللہ کو فرض سمجھتے ہیں ذکری اُس کے منکر ہیں۔ اس کے برعکس قربت کے پہاڑ "کوہ مراد" کی زیارت کو فرض سمجھتے ہیں۔ اور وہیں حج کرتے ہیں۔ مہدوی شرعی وضو کے قائل ہیں، ذکری منکر ہیں۔ مہدوی جنب میں غسل کو فرض سمجھتے ہیں اور ذکری غسل جنابت کے منکر ہیں۔

کیا عیسیٰ نوری صاحب اب بھی اپنے آپ کو مہدوی کہتے ہیں، سید محمد جونپوری کے عقیدت مندوں کا تو یہ عقیدہ نہیں۔ میرے خیال میں مہدویوں کے نزدیک اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں کیا عیسیٰ نوری اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ ان کے مذہبی پیشوا دُنیا میں بیٹھے بیٹھے جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں

خداتعالےٰ تمہیں اور تمہاری قوم کو صحیح ہدایت دے۔ کیا ذکری مذہبی رہنماؤں نے اپنا یہ فقہی مسئلہ نہیں بنایا ہے کہ ؎

حلال اند حوراں سیمین بدن ! چہ مادر چہ خواہر چہ دختر چہ زن